بسم الله الرحمن الرحیم

# شام میں قائم کردہ فرضی مذہبی مقامات اور زیارت گاہیں ایرانی شیعی ایجنڈے کے فرنٹ لائن مورچے ہیں

## خاص رپورٹ: انصار اللہ اردو



ایران اور حزب الشیطان شام میں بشار اسد ظالم حکومت کا ساتھ دیتے ہوئے سنی مسلمانوں کا قتل عام اس بہانے سے کر رہے ہیں کہ وہ شام میں موجود مذہبی مقامات اور اہل بیت کی چند معزز شخصیات کے مزارات کا دفاع اور تحفظ کر رہے ہیں۔

شیعوں کے اس جھوٹ کی حقیقت تو اس بات سے بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ اہل بیت کی معزز شخصیات کا احترام سنی مسلمان بھی کرتے ہیں بلکہ سنی مسلمان کسی کافر کی قبر کی بھی توہین نہیں کرتے ہیں تو یہ تو پھر مسلمانوں کی معزز شخصیات ہیں۔

مگر ایران اور شیعی حزب الشیطان نے تمام زمینی حقائق کو مسترد کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر یہ پروپیگنڈا کیا کہ اہل بیت کی مقدس شخصیات کی قبروں کو مسلمانوں سے خطرات لاحق ہیں اور یہ ان کو منہدم کرنا چاہتے ہیں۔

ایران اور حزب الشیطان سے پیسے بٹور کر شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگانے والے کچھ حضرات اور مذہبی تنظیموں نے بھی نمک حلالی کرتے ہوئے ایران کی زبان بولتے ہوئے شامی مسلمانوں اور مجاہدین پر یہ الزامات لگائیں اور انہیں برا بھلا کہہ کر اپنے دامن میں گناہوں کو سمیٹا۔

ایران اور لبنان میں موجود شیعی حزب الشیطان کے ان جھوٹے پروپیگنڈوں اور ان کے دعوؤں کی تردید میں بہت کچھ حقائق ودلائل موجود ہیں، مگر ہم یہاں صرف لبنان کی اخبار "المستقبل" کے ادارتی صفحے پر ایک خاتون صحافی "فادیہ شامی" کے مضمون کا من وعن اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں، جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ سیدہ زینب، سیدہ سکینہ، سیدہ رقیہ، حجر بن عدی، عمار بن یاسر، اویس القرنی سمیت کئی شخصیات کے مزارات وزیارت گاہیں ایران نے اپنی طرف سے تعمیر کرائے ہیں اور تاریخ میں ان میں سے بعض کی تو کوئی زمینی حقیقت بھی موجود نہیں ہیں۔ سیدہ زینب کی اصل قبر مدینہ منورہ میں ہے۔

ایران شام میں واقع ان دینی مقامات کو فوجی چھاؤنی کے طور پر استعمال کر کے شامی مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور بشار اسد نظام حکومت کو بچانے کے لیے ان کی آڑ میں شیعوں کو ایندھن بنا کر جنگ لڑ رہا ہے۔

صحافی خاتون نے مزید بتایا کہ الحوزۃ الحیدریہ، امام جواد التبریزی، امام صادق، الرسول الاعظم، امام المجتبی، امام الحسین، امام زین العابدین، قمر بنی ہاشم، امام الزمان، شہیدین صدیقین، امام مہدی، فقہ الائمہ الاطہار سے منسوب مراکز وزیارت گاہیں؛ یہ سب ایران کی اپنے پاس سے شیعت کو پھیلانے کے لیے ایجاد اور تعمیر کردہ ہیں، اس سے قبل ان کا وجود تک نہ تھا۔

## لبنانی اخبار المستقبل میں عرب صحافی خاتون "فادی شامیہ" کا شائع ہونے والے مضمون کا مکمل اردو ترجمہ ملاحظہ ہوں:

### کیا شام میں موجود مذہبی مقامات ایرانی ایجنڈے کے فرنٹ لائن مورچے بن چکے ہیں؟

### مصنوعی خطرات گھڑ کے ان کے دفاع کا پروپیگنڈا کرنا، ان میں مدفون افراد کی گستاخی ہے۔

شامی اور ایرانی حکومتی نظاموں کے مابین تعلقات جہاں سیاسی، عسکری، سیکورٹی اور اقتصادی نوعیت کے ہیں وہاں یہ تعلقات مذہبی نوعیت کے بھی ہیں اور ان کے اثرات خطے میں ایرانی ایجنڈے کو پھیلانے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس میدان میں ایران کی کوشش رہی ہے کہ شام میں شیعت کو پھیلایا جائے، بالخصوص خمینی کے افکار سے رنگی ہوئی سیاسی شیعت کے پھیلاؤ پر بھرپور کام کیا جائے، مذہبی امام بارگاہوں کو قائم کیا جائے اور مذہبی مقامات میں جدت اور انہیں نئے سرے سے قائم کیا جائے۔

اس طرح شام میں موجود مذہبی مقامات کو 2005ء سے اس ملک میں نئے قائم ہونے والے حکومتی ادارے "مدیریہ الحوازات العلمیہ" (علمی مقامات کو چلانے والی انتظامیہ) کی نگرانی میں دے دیئے گئے جس کے تحت کئی ایسے نئے مذہبی مقامات تعمیر کئے گئے ہیں جن کا اس سے قبل وجود تک نہ تھا۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

الحوزۃ الحیدریہ، امام جواد التبریزی، امام صادق، الرسول الاعظم، امام المجتبی، امام الحسین، امام زین العابدین، قمر بنی ہاشم، امام الزمان، شہیدین صدیقین، امام مہدی، فقہ الائمہ الاطہار... وغیرہ

ایرانی حکومت نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسے تاریخی مقدس مقامات اور زیارتیں پیدا کیں جو اس قبل سرے سے موجود ہی نہیں تھیں اور انھیں اور ان کے گرد کئی عمارتوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور انھیں امام خمینی کے فرنٹ مقامات میں تبدیل کر دیا ہے جیسا کہ اس بارے میں شام کے اسلامی (شیعی) انقلاب کے سربراہ کے ترجمان مجتبی الحسینی نے بتایا۔(ایرانی نیوز ایجنسی آرنا 15/4/2008)

## سیدہ زینب بنت علی کا مزار:



گزشتہ آخری عرصے میں ایران نے سب سے زیادہ جن علاقوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی ان میں سر فہرست سیدہ زینب دمشق کا محلہ تھا۔ حقیقت میں یہ محلہ جو اب دمشق کا حصہ بن چکا ہے 40 سال قبل ایک گاؤں تھا جس میں ایک چھوٹی سی جگہ ایسی موجود تھی جسے زینب بنت امیر المومنین علی بن ابی طالب کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔ اس جگہ کی جانب توجہ شامی اور ایرانی حکومتوں کے درمیان اسٹرٹیجک اتحاد سے قبل ہی مرکوز کرنا شروع ہوگئی تھی۔ اس کا اصل سہرا ایرانی امام حسن شیرازی —جو شیعت کی "علوی شناخت" ختم کرکے اسے شیعت کی اصل شناخت "اثنا عشریہ" میں تبدیل کرنے کی طرف دعوت دینے کے ایجنڈے کا حامل تھا— کو جاتا ہے جس نے یہاں زیارت قائم کی۔ لیکن وہ زیارت والی عمارت جس کے گرد امام شیرازی نے 70 کی دہائی کے آخر میں توجہ دی اس کا ان عالی شان ضخیم عمارتوں سے کسی طور

پر موازنہ نہیں کیا جاسکتا جو بعد میں اسلامی جمہوریہ ایران نے تعمیر کروا کر اسے سیدہ زینب بنت علی کی طرف منسوب کیا اور اس کے بعد سیدہ زینب کا محلہ ایسا لگنے لگا جیسا کہ یہ علاقہ "شام کا قم" ہے، جس میں مزار سے جڑی ہوئی دسیوں گھر، زیارتیں اور مدارس شامل ہیں جنہیں ایران سے مالی امداد ملتی ہے۔

یاد رہے کہ سیدہ زینب کا ایک اور مزار قاہرہ میں بھی ہے۔ راجح ترین تاریخی روایات کے مطابق وہ دمشق اور قاہرہ کی بجائے مدینہ منورہ کے بقیع میں مدفون ہیں۔

## سیدہ سکینہ بنت علی کا مزار:



یہ سکینہ بنت امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔ (کتب شیعہ کی بعض روایات کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام سکینہ تھا)۔

1999ء سے پہلے شام کے شہر داریا میں ان کی کوئی معروف زیارت نہیں تھی۔ تاریخ کی کتابوں میں بھی ان کا کسی قسم کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ "کتاب تاریخ داریا" میں بھی ان کا کوئی تذکرہ تک موجود نہیں ہے جو کہ عبد الجبار جولانی کی تحریر کردہ ہے اور اس شہر کے بارے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد اور مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح قدیم تاریخی کتابوں میں بھی کوئی تذکرہ موجود نہیں ہے۔

ہوا کچھ یوں کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے 90 کی دہائی میں اس شہر میں ایک وفد بھیجا جہاں انھوں نے موجود ایک قدیم قبر کو (جس کے بارے میں داریا شہر کے رہائشیوں کا خیال ہے کہ یہ کسی نیک ولی شخص کی قبر ہے،

اسے) سیدہ سکینہ کی جانب منسوب کر دیا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اس کے گرد اراضی اور گھر خریدنے شروع کر دیئے اور انھیں دینی، اجتماعی اور سیاسی مراکز میں تبدیلی کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح یہ علاقہ چند سالوں میں ایرانی حجاج اور شیعی زائرین کے لیے ایک اہم مرکز بن گیا۔

2003 میں ایران نے یہاں ایک عالی شان حسینیہ تعمیر کرائی اور اس کا نام سیدہ سکینہ رکھ دیا۔

## سیدہ رقیہ بنت الحسین کا مزار:



یہ رقیہ بنت الحسین بن علی ہیں۔ 1990ء میں ایران کے مذہبی وفد نے دمشق کے علاقہ عمارة میں موجود جامع اموی کے پہلو میں واقع ایک قبر کو سیدہ رقیہ بنت الحسین بن علی کی قبر قرار دیا، جس کے بعد شامی حکومت نے اس قبر کے گرد و نواح میں موجود تمام گھروں کی ملکیتی حقوق انھیں جاری کرنے کے احکامات صادر کر دیئے تاکہ اس قبر کو سیدہ رقیہ کا مزار بنایا جاسکے۔ پھر اس کے بعد ایرانی انقلابی گارڈز نے اس علاقے میں اپنا سیکورٹی ایریا اور فوجی چوکیاں قائم کر کے اسے مزار میں تبدیل کر دیا۔ اس طرح سیدہ زینب کے مزار کے بعد دوسرے نمبر پر شیعہ شام میں اس مزار کو اہمیت دینے لگے۔

## سیدۃ سکینہ بنت الحسین:




سیدہ سکینہ بنت الحسین تاریخ کی ایک معروف شخصیت ہیں۔ دمشق میں باب الصغیر میں ایک قدیم قبر کے اثرات کو ان سے منسوب کیا جاتا ہے جہاں وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ عرصہ رہی تھی، اس کے بعد وہ واپس مدینہ منورہ لوٹ گئی تھی۔

راجح روایات کے مطابق وہ مدینہ منورہ میں ہی فوت ہوئی تھی اور وہی مدفون ہوئیں۔

ایران نے دمشق کے باب الصغیر میں واقع ایک قدیم قبر کو سیدہ سکینہ بنت الحسین کی طرف منسوب کرکے اس قبر کو بڑی مسجد اور دینی مرکز میں تبدیل کردیا۔

## حجر بن عدی کا مزار:



حجر بن عدی تاریخ کی ایک مشہور شخصیت ہیں۔ ایران نے دمشق کے قریب عدرا (جس کا تاریخی نام العذراء ہے) میں ان سے منسوب قبر پر بڑی مسجد تعمیر کرائی اور اس طرح آج وہ شیعی مزار بن گیا۔

## الرقہ شہر میں عمار بن یاسر اور اویس القرنی کا مزار:



1988ء میں شامی حکومت نے ایرانی حکومت کے اس مطالبہ کو مان لیا کہ الرقہ شہر میں واقع قبرستان کو مکمل طور پر ختم کر کے صرف ایک قبر کو باقی رکھا جائے جو عمار بن یاسر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ ابی بن قیس النخعی صحابی اور اویس القرنی تابعی کا مزار بنا دیا گیا۔ ایران کو اس قبر کی دیکھ بھال، اس کی ترمیم اور اسے توسیع کر کے شیعوں کا ایک مقدس ترین مقام بنانے کے لیے اسے بہت بڑے جامع مرکز بنانے کی اجازت دیدی گی۔ 2004ء میں اس مزار کا افتتاح کیا گیا اور الرقہ شہر کے باشندوں کو آج کے بعد یہاں اپنی میتیں دفن کرنے سے روک دیا گیا جبکہ اس سے پہلے وہ یہی اپنی میتیں دفن کیا کرتے تھے۔

یاد رہے کہ عمار بن یاسر کی قبر قرار دینے والے مقام کے بارے میں بھی لوگ شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ قبر عمار بن یاسر کی نہیں ہے کیونکہ یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں سیدنا علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جنگ صفین ہوئی تھی اور جس میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔

## حلب شہر میں مشہد حسین:



یہ حلب شہر میں واقع قدیم اور معروف مشہد ہے۔ اس کے بارے میں غیر ثابت شدہ ضعیف تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو دمشق لے جاتے ہوئے اس مقام پر ایک راہب کے ہاتھوں میں ان کے خون کے قطرے گرے تھے (یہ شیعوں کی غیر ثابت شدہ روایت ہے اور اس ضعیف روایت میں اس واقعے کے جو حالات بیان کیے گئے ہیں وہ انتہائی غیر معقول اور نافطری ہیں)۔

اس کے بعد سے یہ مقام تبرک حاصل کرنے والی متبرک جگہ کی حیثیت اختیار کر گیا اور پھر حمدانیوں نے چوتھی صدی ہجری میں اس جگہ ایک مشہد قائم کیا، جسے گزشتہ عرصے میں مزید بہتر بناتے ہوئے اس میں غیر معمولی جدت کر کے فرضی چیزوں اور مقام کو قائم کیا گیا جو اس سے پہلے کبھی نہ تھیں۔

اس طرح یہ حقیقت کھل کر عیاں ہوگئی ہے کہ ایران نے مذہبی مقامات میں ردوبدل کر کے اور علمی مراکز ومزاروں کو قائم کر کے انہیں ایرانی ایجنڈے کو توسیع دینے والا اپنا ایک ایسا فرنٹ لائن مورچہ بنادیا ہے کہ اب یہ مذہبی مقامات محض مذہبی مقامات نہیں رہے بلکہ یہ ایک طرف سے سیاسی ایجنڈے کے حامل مقامات بن چکے ہیں۔ دوسری طرف سے شیعوں کا ان مذہبی مقامات کے بارے میں مصنوعی خطرات گھڑ کے یا فرضی باتوں کے ذریعے سے انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کرنا پھر ان کے دفاع کا پروپیگنڈا کرنے کی یہ حرکت سب سے پہلے تو ان دینی شخصیات کے مقام ومرتبہ کو گزند پہنچتی ہے جن کی جانب یہ مقامات منسوب ہیں۔ جیسا کہ السیدہ زینب جو کہ تمام مسلمانوں میں قابل تعظیم ہیں چاہے وہ سنی ہوں یا شیعہ۔ یہی حال رقیہ، سکینہ، حسین رضی اللہ عنھم کی بیٹیوں اور جلیل القدر صحابی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

دوسرے نمبر پر یہ حرکت خطرات کو دعوت دینے اور انتہا پسندوں کو ان مقامات کی جانب کھینچنے کے مترادف ہے۔

تیسرے نمبر پر یہ حرکت مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور دشمنی پھیلانے کی کوشش ہے۔

مذہبی مقامات جو کہ آل بیت سے منسوب ہے شام کے علاوہ دوسرے بہت سے ممالک میں بھی موجود ہیں مثلاً مصر جہاں کوئی قابل ذکر شیعہ نہیں پائے جاتے اس کے باوجود ان مقامات کو برے ترین حالات میں بھی کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

کوئی بھی مزار پتھروں سے قائم نہیں کیا جاتا۔ اگر عمارت کو جنگ کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہے تو اس کی درستگی ممکن ہے، جبکہ جانوں کے نقصانات کی تلافی ممکن نہیں اور اس حد تک فتنہ پھیلانا قتل سے زیادہ سنگین ہے۔

ایران کا "دمشق میں سیدہ زینب کے دفاع کے لیے جنگ" کی جانب بلانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگوں کے دینی جذبات کو دلیل بنا کر نوجوانوں کو جنگ کی کھائی میں دھکیلنے کا محرک بنانا تا کہ ان کو اصل مقصد بشار اسد کی مجرمانہ حکومت کا دفاع کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

## اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

https://www.facebook.com/AU.Urdu

www.ansarullah.tk



## بابـــ الاســلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

https://203.211.136.155/~babislam

**اہم نوٹ:**

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں